Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ ۱۷ ہجرت ۱۳۵۸ھش ۱۷ مئی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۰۶

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت فرانکفورٹ پہنچ گئے

ربوہ ۱۷ ہجرت۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کو یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۱ اور ۱۲ مئی کی درمیانی شب کو دو بجکر پچپن منٹ پر کراچی سے بذریعہ طیارہ روانہ ہو کر بخیریت فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کا اور حضور کے رفقاء کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور اس سفر کو غیر معمولی طور پر خیر و برکت کا موجب بنائے اور حضور کامیابی اور خیروعافیت کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، استغفار اور تضرّع سے مانگی جاتی ہے

نماز میں دعا کے تمام آداب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے

"نماز کا اصل مغز اور روح تو دعا ہی ہے۔ نماز سے نکل کر دعا کرنے سے وہ اصل مطلب کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ ایک شخص بادشاہ کے دربار میں جائے اور اس کو اپنا عرضِ حال کرنے کا موقع بھی ہو لیکن وہ اس وقت تو کچھ نہ کہے لیکن جب دربار سے باہر جاوے تو اپنی درخواست پیش کرے اس سے اسے کیا فائدہ۔ ایسا ہی حال ان لوگوں کا ہے جو نماز میں خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں نہیں مانگتے۔ تم کو جو دعائیں کرنی ہوں نماز میں کر لیا کرو اور پورے آدابِ دعا کو ملحوظ رکھو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے شروع ہی میں دعا سکھائی ہے اور اس کے ساتھ ہی دعا کے آداب بھی بتا دیئے ہیں۔ سورۃ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا لازمی ہے اور یہ دعا ہی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اصل دعا نماز ہی میں ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۵۸)

"نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تاہو کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔" (کشتی نوح صفحہ ۶۸)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

نمازیں انسان کے تمام پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔ (الحج: ۲۷)

ترجمہ:۔ اور (یاد کر) جب ہم نے ابراہیم کو بیت اللہ کی جگہ پر رہائش کا موقع دیا (اور کہا) کہ کسی چیز کو ہمارا شریک نہ بناؤ اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لئے اور کھڑے ہو کر عبادت کرنے والوں کے لئے اور رکوع کرنے والوں کے لئے اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک کرو (اس میں اسلامی عبادت یعنی نماز کا نقشہ کھینچا گیا ہے جس میں قیام، رکوع اور سجود ہوتا ہے)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ تُؤْتَ كَبِيْرَةٌ وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ۔ (مسلم)

ترجمہ:۔ امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ اس پر فرض نماز کا وقت آئے اور وہ عمدہ طریقہ پر وضو کرے اور خشوع و خضوع کے ساتھ [illegible] رکوع کرے، تو اس کی وہ نمازیں اس کے تمام پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں جب تک کہ کبائر (ذنوب) سے باز رہے، اور یہ سلسلہ تمام زمانہ رہتا ہے۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۳ رجمادی الثانی ۱۳۹۸ھ
۱۱ رہجرت ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام کا واحد آسمانی حربہ

احمدی ہونے کی حیثیت میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی اہم اور عظیم ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے اور ہمارا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ ہم اپنے محدود وسائل اور محدود استعداد کی آخری حد تک غلبۂ اسلام کی جدوجہد کو جاری رکھنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں اور مزید برآں غلبۂ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں اور کرتے ہی چلے جائیں یہاں تک کہ ہماری دعائیں درجۂ کمال کو پہنچ جائیں اور قبولیت کے شرف سے نوازی جائیں۔

غلبۂ اسلام کے ضمن میں جدوجہد اور دعا دونوں کو ان کے کمال تک پہنچانا ہمارا وہ بنیادی فرض ہے کہ جسے کما حقہٗ ادا کئے بغیر ہم اس آخری زمانہ میں جماعت احمدیہ میں شمولیت کی اصل غرض کو پورا کرنے والے شمار نہیں ہو سکتے اور ان انعاموں کے وارث قرار نہیں پا سکتے جن کا ملنا اس غرض کو پورا کرنے پر منحصر ہے۔ جدوجہد اور دعا دونوں اپنی اپنی جگہ انتہائی اہم ہیں اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نظر انداز کر کے یا اس میں غفلت برت کر ہم حقیقی فلاح سے ہمکنار ہونے کی توقع نہیں کر سکتے۔ دونوں کی اہمیت مسلّم ہونے کے باوجود نسبتی لحاظ سے دعا کو بہرطور زیادہ اہمیت حاصل ہے اور اس میں غفلت یقیناً زیادہ نقصان رساں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اپنے وسائل اور استعداد سے بڑھ کر جدوجہد نہیں کر سکتے۔ اگر ہم جدوجہد کو اپنی استعداد کی آخری حد تک بھی پہنچا دیں تب بھی ہمارے محدود وسائل اور ہماری محدود جدوجہد کی ادیانِ باطلہ اور ان کے پیرووں کے وسائل اور جدوجہد کے بالمقابل ظاہری لحاظ سے کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ہم اپنے محدود وسائل اور محدود جدوجہد سے ان کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتے ہاں اپنے وسائل اور استعداد کی آخری حد تک جدوجہد کرنے کے ساتھ دعاؤں کو درجۂ کمال تک پہنچا کر ان کا مقابلہ ہم بآسانی کر سکتے ہیں۔ دعاؤں اور ان کی قبولیت کے مقابلہ میں ان کے غیر محدود وسائل اور بے پناہ طاقت کی پرکاہ کے برابر بھی حیثیت نہیں ہے۔

اس زمانہ میں اسلام کا اصل مقابلہ یاجوج ماجوج کی بے اندازہ طاقت اور ان کے ایجاد کردہ "ازموں" سے ہے اور اسلام کی طرف سے ان کا مقابلہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منتخب فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں آخری زمانہ میں یاجوج ماجوج کے ظہور اور ان کی بے پناہ طاقت کی خبر دی تھی وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا تھا کہ ان کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا وہ اگر مغلوب ہوں گے تو مسیح موعود کی دعاؤں سے ہی مغلوب ہوں گے چنانچہ جہاں آپ نے یہ بتایا کہ:-

فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى إِلٰى عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ۔

(یعنی اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ مسیح موعود علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ خبر دے گا کہ میں نے اب کچھ ایسے لوگ بھی برپا کئے ہیں (مراد یاجوج ماجوج) جن سے جنگ کی کسی میں طاقت نہیں۔)

وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا:-

فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ۔ (مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال)

(یعنی اللہ تعالیٰ کے نبی مسیح موعودؑ اور آپ کے ساتھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں گے پس اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے یاجوج ماجوج کو ہلاک کرنے کے لئے ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر دے گا جس کی وجہ سے وہ یکدم ہلاک ہو جائیں گے)

ظاہر ہے کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکت اور اسلام کے غلبہ کے لئے دعائیں کرنے میں مسیح موعودؑ کے ساتھ ان کی جماعت بھی شامل ہوگی اور ان کی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں ہی اسلام کے طاقتور دشمن ہلاک ہوں گے اور اسلام دنیا میں غالب آ جائے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کی جدوجہد میں ہمارا کامیاب ہونا صرف دعاؤں اور ان کی قبولیت پر منحصر ہے اُن پُردرد و پُرسوز دعاؤں پر جو غلبۂ اسلام کی مقدور بھر مساعی اور جدوجہد کو اس کے کمال تک پہنچانے کے دوران کی جائیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غلبۂ اسلام کی موجودہ مہم میں دعاؤں کی بنیادی اور فیصلہ کن اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"دعا ایسی شے ہے کہ جب آدمؑ کا شیطان سے جنگ ہوا تو اس وقت سوائے دعا کے اور کوئی حربہ کام نہ آیا۔ آخر شیطان پہ آدمؑ نے فتح بذریعہ دعا پائی رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ اور آخر میں بھی دجال کے مارنے کے واسطے دعا ہی رکھی ہے گویا اول بھی دعا اور آخر بھی دعا ہی دعا ہے۔ حالت موجودہ بھی یہی چاہتی ہے ...... اب اس کفر پر غالب آنے کے واسطے ... آسمانی حربہ کی ضرورت ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴)

اندریں صورت ہمارے لئے ازبس ضروری ہے کہ ہم غلبۂ اسلام کے لئے مقدور بھر قربانیاں پیش کرنے کے ساتھ ساتھ دعاؤں پر بے انتہا زور دیں۔ اسلام کی آخری اور فیصلہ کن فتح اور اس کا غلبہ صرف اور صرف دعا پر ہی منحصر ہے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم غلبۂ اسلام کے لئے چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، الغرض دن اور رات دعائیں کریں اور اپنے اس بنیادی فرض سے کبھی غافل نہ ہوں اور پھر یہ دعا بھی مانگیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا جب تک قبولیت کے درجہ تک نہ پہنچے وہ بے اثر رہتی ہے۔ پس دعا ہی وہ آسمانی حربہ ہے جسے کام میں لا کر ہم غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیاب ہو سکتے اور عند اللہ سرخرو قرار پا سکتے ہیں۔ یہ حربہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں عطا کیا ہے اور جسے آخری زمانہ کے فتنوں کا قلع قمع کرنے کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واحد کامیاب حربہ قرار دیا ہے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اور کسی حربہ کا خیال بھی دل میں نہ لائیں اور صرف اور صرف اس حربہ کو استعمال کریں اور وہ حربہ ہے

دعا، دعا، دعا، مسلسل دعا، ہر آن دُعا۔

منظوم فارسی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بگرداند جہانے را ز بہرِ کارِ گریانے

(خدا آنسو بہانے والے کا کام بنانے کے لئے ایک جہان کو پلٹ کر رکھ دیتا ہے)

ہر آں کارے کہ گردد از دعائے محوِ جانانے — نہ شمشیرے کند آں کار نے بادے نہ بارانے

دلبر کے عاشق کی دعا سے جو کام ہو جاتا ہے وہ کام نہ تلوار کر سکتی ہے نہ ہوا نہ بارش

عجب دارد اثر دستے کہ دستِ عاشقش باشد — بگرداند جہانے را ز بہرِ کارِ گریانے

اُس کے عاشق کے ہاتھ میں عجیب تاثیر ہوتی ہے خدا اُس رونے والے کا کام بنانے کیلئے ایک جہان کو پلٹ کر رکھ دیتا ہے

اگر جنبد لبِ مردے ز بہرِ آنکہ سرگرداں — خدا از آسماں پیدا کند ہر نوعِ سامانے

اگر اُس آدمی کا ہونٹ ہلتا ہے جو خدا کا عاشق ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان سے ہر طرح کا سامان پیدا کر دیتا ہے

زکارِ اُفتادہ ابرکالے آرد خدا زیں رہ — ہمیں باشد دلیلِ آنکہ ہست از خلق پنہانے

خدا اس طرح ایک ناکارہ انسان سے کام لیتا ہے اور یہی اُس مخفی ہستی کی موجودگی کا ثبوت ہے

مگر باید کہ باشد طالبِ او صابر و صادق — نہ بیند روئے نومیدی وفادار از دل و جانے

مگر چاہیے کہ اس کا طالب صابر اور سچا ہو اس کا دلی وفادار نامرادی کا منہ نہیں دیکھتا

(اخبار الحکم ۶/۱۳ راگست ۱۸۹۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعلق باللہ

مکرم مولوی عبدالرشید احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم پشاور

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد ماجد نے جب اپنی جدی دیہات کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش شروع کی اور اس کے لئے بعض مقدمات کئے تو ان مقدمات کی پیروی کے لئے بسا اوقات اپنے والد صاحب کے حکم سے آپ کو بھی جانا پڑتا تھا۔ مگر چونکہ آپ کو ان دنیاوی امور سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اور آپ بالطبع ان باتوں سے متنفر رہتے تھے اس لئے آپ کی ان کاموں میں شمولیت کے وقت ہمیشہ یہی دعا ہوتی تھی کہ آپ کو جلد ان کاموں سے فرصت نصیب ہو اور آپ اپنے رب کریم کے ذکر میں مشغول ہو جائیں گویا آپ کی حالت ان دنوں کچھ اس طرح سے تھی جیسے غالب نے اپنے ایک شعر میں کہا ہے:-

"جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کہ رات دن
بیٹھے رہیں تصور جاناں کئے ہوئے"

بالکل اسی طرح آپ بھی ہر وقت یہی خواہش ہوتی تھی کہ آپ کو فرصت ملے اور آپ اپنے محبوب ازلی کے ذکر میں مشغول ہو جائیں۔ چنانچہ آپ اپنی اس حالت کا ذکر کرتے ہوئے خود فرماتے ہیں کہ:-

"میرے والد صاحب اپنے بعض آباؤ اجداد کے دیہات کو دوبارہ لینے کے لئے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کر رہے تھے انہوں نے انہی خدمات میں مجھے بھی لگایا اور ایک عرصہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سا وقت عزیز میرا ان بیہودہ جھگڑوں میں ضائع ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی والد صاحب موصوف نے زمینداری امور کی نگرانی میں مجھے لگا دیا میں اس طبیعت اور فطرت کا آدمی نہیں تھا اس لئے اکثر والد صاحب کی ناراضگی کا نشانہ رہتا تھا۔"

(کتاب البریہ حاشیہ ص۱۵)

پھر انہی دنوں کا ذکر ہے کہ ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے آپ کو لاہور جانا پڑا۔ آپ وہاں سید محمد علی شاہ رئیس قادیان کے ہاں فروکش ہوئے۔ چیف کورٹ میں مقدمہ تھا شاہ صاحب کا ملازم آپ کے لئے چیف کورٹ میں کھانا لے جایا کرتا تھا۔ ایک دن کھانا واپس لے آیا۔ شاہ صاحب نے پوچھا کیا مرزا صاحب نے کھانا نہیں کھایا؟ نوکر نے جواب دیا کہ مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ گھر پر ہی آ کر کھاتا ہوں۔

چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد آپ بڑے خوش و خرم شاہ صاحب کے مکان پر پہنچے شاہ صاحب نے پوچھا۔ آج آپ اتنے خوش کیوں ہیں کیا فیصلہ ہوا۔ فرمایا:-

"مقدمہ تو خارج ہو گیا۔ مگر خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ آئندہ اس کا سلسلہ ختم ہو گیا"

شاہ صاحب کو تو اس خبر سے سخت صدمہ ہوا مگر آپ کو کچھ بھی ملال نہ ہوا آپ بڑے خوش ہوئے کہ چلو اچھا ہوا مقدمہ بازی سے نجات ملی اور ذکر الٰہی کی فرصت نصیب ہوئی۔

اسی طرح ایک اور مقدمہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ خود فرماتے ہیں:-

"میں بٹالہ میں ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے گیا نماز کا وقت ہو گیا اور میں نماز پڑھنے لگا۔ چپڑاسی نے آواز دی مگر میں نماز میں تھا۔ فریق ثانی پیش ہو گیا اور اس نے یکطرفہ کارروائی سے فائدہ اٹھانا چاہا اور بہت زور اس بات پر دیا مگر عدالت نے پرواہ نہ کی اور مقدمہ اس کے خلاف کر دیا اور مجھے ڈگری دے دی۔ میں جب نماز سے فارغ ہو کر گیا تو مجھے خیال تھا کہ شاید حاکم نے قانونی طور پر میری غیر حاضری کو دیکھا ہو مگر جب میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں تو نماز پڑھ رہا تھا تو اس نے کہا کہ میں تو آپ کو ڈگری دے چکا ہوں"

(حیات النبی جلد اول ص۵۷)

الغرض ان تمام حوالوں سے یہ امر ظاہر ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے آپکی پاک اور نیک فطرت کے سبب فی الواقعہ ایسی اعلیٰ درجے کی فہم و فراست اور ایسا قلب سلیم عطا فرمایا تھا کہ جو اپنے محبوب حقیقی کے سوا اپنے بچپن کے زمانہ سے ہی دنیا کی ہر شئے سے بے نیاز تھا اور آپ اپنے رب کی اس بے انتہا بخشش کے نتیجہ میں اس حقیقت کو خوب اچھی طرح سمجھ چکے تھے کہ یہ دنیا کے نفعے کوئی حقیقی نفعے نہیں اور نہ یہ دنیا کے نقصان کوئی حقیقی نقصان ہیں۔ بلکہ یہ سب کچھ محض ایک دل بہلانے والے خواب کی طرح ہیں کہ جس کو دیکھنے والا اس میں بڑی دلچسپی لے رہا ہوتا ہے اور اس کو اپنے خواب میں کچھ نفعے بھی نظر آ رہے ہوتے ہیں اور کچھ نقصان بھی۔ مگر جب اس کی آنکھ کھلتی ہے تو نہ کوئی نفع رہتا ہے اور نہ کوئی نقصان۔ ایک قصہ لطیفہ کے طور پر مشہور ہے کہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک بکری کا کسی سے سودا کر رہا ہے اور جس سے سودا کر رہا ہے وہ اس سے کہہ رہا ہے کہ میں اس کے ستر روپے دوں گا۔ مگر یہ اس سے کہتا ہے کہ میں اس کے اسی روپے لوں گا۔ اور اس طرح باہم تکرار ہو رہی ہے اور دونوں اپنی اپنی بات پر اڑے ہوئے ہیں۔ یہ اسی سے کم پر بیچنے کے لئے تیار نہیں ہے اور وہ ستر سے زیادہ دینے کو تیار نہیں ہے مگر ابھی یہ کشمکش دونوں کے درمیان جاری ہی تھی کہ اس کی آنکھ کھل گئی۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا نہ کوئی بکری ہے اور نہ کوئی خریدنے والا ہے۔ اس کو بہت افسوس ہوا۔ موٹی سمجھ کا آدمی تھا اس نے سمجھا میں نے بڑی غلطی کی جو اسی روپے لینے پر اصرار کرتا رہا مجھے ستر روپے ہی لے لینا چاہئیں تھے۔ چنانچہ اسی خیال کے آتے ہی اس نے دوبارہ آنکھ بند کی اور آنکھ بند کر کے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہنے لگا۔

"چل ستر ہی دے دے!"

یہ بے شک یہ ایک لطیفہ سا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ امر واقعہ ہی ہو لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ اس دنیا کے نفعے اور نقصان کا بالکل یہی حال ہے۔ لیکن پھر بھی اکثر لوگ اپنی بے عملی اور غفلت کی زندگی کی وجہ سے اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ کسی نے اس حقیقت کو اپنے ایک شعر میں کیا ہی عمدہ طریق سے بیان کیا ہے۔ وہ کہتا ہے:-

"تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ
جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تھا نہ سود تھا"

یعنی جب تک ہم غفلت اور بے عملی کی زندگی گزار رہے تھے جو خواب کی مانند ہوتی ہے تو اس وقت تک ہمیں اس دنیا میں کچھ نفعے بھی نظر آ رہے تھے اور کچھ نقصان بھی مگر جب ہماری آنکھ یعنی روحانی آنکھ کھلی اور ہمیں بصیرت حاصل ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور رحم کے نتیجہ میں اصل حقیقت ہم پر واضح ہوئی تو ہمیں معلوم ہوا کہ جن کو ہم نفعے سمجھ رہے تھے وہ درحقیقت کوئی نفعے نہیں تھے اور جن کو ہم نقصان سمجھ رہے تھے وہ درحقیقت کوئی نقصان نہیں ہیں۔ بلکہ یہ سب کچھ محض انسان کی آزمائش اور امتحان کے لئے اگر انسان اس دنیا کے چکر میں پڑ گیا تو وہ ناکام ہو گیا اور اگر وہ اس چکر میں پڑنے سے بچ گیا تو نجات پا گیا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا"

(پارہ ۳۰ رکوع ۱۶)

یعنی بے شک کامیاب اور بامراد ہو گیا وہ شخص کہ جس نے اپنے نفس کو ارضی و سفلی خواہشات کے چکر میں پڑنے سے بچا لیا اور ناکام اور حقیقی زندگی سے محروم ہو گیا وہ شخص کہ جس نے اس سفلی اور ارضی خواہشات کی مٹی کے نیچے اپنے نفس کو دبا دیا۔

پس بہر صورت اس میں کچھ کلام نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اپنے رب کے خاص فضل اور اس کے بے پایاں احسان کے نتیجہ میں یہ حقیقت پوری طرح منکشف ہو چکی تھی کہ اس دنیا میں دنیا والے جس کو نفع کہتے ہیں وہ کوئی نفع نہیں اور جس کو نقصان کہتے ہیں وہ کوئی نقصان نہیں۔ اس لئے آپ کو اس دنیا کے نفعے اور نقصان سے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی تھی اور آپ کے نزدیک کسی کا بھی اس دنیا کے اسباب کے پیچھے لگ جانا اور دین کی ذرہ بھی پرواہ نہ کرنا مردار کھانے کے مترادف تھا۔

چنانچہ آپ اپنی کتاب کشتی نوح میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ وہ
بکلی اسباب پر گر گئی ہیں اور
جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے۔
انھوں نے سفلی اسباب کی مٹی
کھائی اور جیسے گدھ اور کتے
مُردار کھاتے ہیں انھوں نے مردار
پر دانت مارے وہ خدا سے بہت
دُور جا پڑے"

(کشتی نوح ص ۶۵)

پس بہرحال آپؑ پر حقیقت کے منکشف ہونے کا اثر یہ تھا کہ آپ دنیا سے بکلی منقطع ہو کر اپنے رب اور محسن حقیقی کی محبت و الفت اور اس کے قرب کے حصول کے لئے درویشانہ زندگی کو اختیار کر چکے تھے۔ ایک ایسی درویشانہ زندگی کہ جس سے آپؑ کسی صورت میں بھی علیحدہ ہونا نہیں چاہتے تھے۔

چنانچہ سیالکوٹ سے جب آپ ملازمت چھوڑ کر واپس قادیان آ گئے تو اس کے کچھ عرصہ بعد آپ کو ریاست کپورتھلہ کی طرف سے سررشتہ تعلیم کی افسری کی پیشکش کی گئی چونکہ آپؑ کے والد صاحب اپنی پدرانہ شفقت اور ہمدردی کی وجہ سے آپ کے بہتر اور باوقار مستقبل کے لئے اس بات کے بہت خواہشمند رہتے تھے کہ آپؑ کسی بڑے عہدے پر ملازم ہو جائیں اس لئے جب یہ ملازمت آپ کو پیش کی گئی تو اس وقت آپ کے والد صاحب کی یہ بڑی خواہش تھی کہ آپؑ اس ملازمت کو قبول کر لیں۔ مگر آپ نے اس پیشکش کو رد کرتے ہوئے اپنے والد صاحب کی خدمت میں عرض کیا:-

"میں نوکری کرنا نہیں چاہتا۔
دو جوڑے کھدّر کے کپڑوں کے
بنوا دیا کرو اور روٹی جیسی بھی ہو
بھیج دیا کرو۔"

اسی طرح آپؑ کے فرزند اکبر حضرت مرزا سلطان احمد مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر فرمایا کرتے تھے:-

"والد صاحب نے اپنی عمر ایک
مغل کے طور پر نہیں گزاری بلکہ
فقیر کے طور پر گزاری ہے۔"

(حیات طیبہ ص ۳۱)

چنانچہ آپؑ خود اپنی اس قلبی کیفیت کا کہ جس کی وجہ سے آپؑ نے اس درویشانہ زندگی کو اختیار کیا ہوا تھا اپنے منظوم کلام میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار
ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار
ملکِ روحانی کی شاہی کی نہیں کوئی نظیر
گو بہت دنیا میں گزرے ہیں امیر و تاجدار
داغِ لعنت ہے طلب کرنا زمیں کا عزّ و جاہ
جس کا جی چاہے کرے اس داغ سے وہ تن فگار
کام کیا عزت سے ہم کو شہرتوں سے کیا غرض
گر وہ ذلّت سے ہو راضی اس پہ سو عزت نثار
ہم اسی کے ہو گئے ہیں جو ہمارا ہو گیا
چھوڑ کر دنیائے دوں کو ہم نے پایا وہ نگار
دیکھتا ہوں اپنے دل کو عرشِ ربّ العالمین
قرب اتنا بڑھ گیا جس سے ہے اترا مجھ میں یار"

(درثمین اردو)

پس حقیقت یہ ہے کہ آپؑ کا اپنی بھرپور جوانی کے زمانہ میں بھی یہ عالم تھا کہ آپؑ کے دل میں اپنے رب کی محبت و الفت کے سوا اور کسی چیز کی خواہش باقی نہیں تھی اور دنیاوی خواہشات کے تمام بت اس محبت الٰہی کی آگ میں بھسم ہو کر ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکے تھے اور آپؑ کے جسم کا ذرہ ذرہ محبت الٰہی سے معمور ہو کر اس کی راہ میں قربان ہونے کے لئے ہر وقت تیار رہتا تھا۔

چنانچہ آپ اپنے ایک فارسی شعر میں خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ:-

"در کوئے تو اگر سرِ عشاق را زنند
اوّل کسیکہ لافِ تعشق زند منم"

کہ تیرے کوچے میں اگر یہ دستور بنا دیا جائے کہ جو عشق کا دعویٰ کرے گا اس کا سر قلم کیا جائیگا تو ایسی صورت میں سب سے پہلے جو عشق کا دعویٰ کرے گا وہ میں ہوں گا۔

اسی طرح ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کے حضور بڑے ادب و محبت سے اسی بات کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:-

"اے سر و جان و دل و ہر ذرہ ام قربانِ تو
بر دلم بکشا ز رحمت ہر درِ عرفانِ تو
فلسفی کز عقل مے جوید ترا دیوانہ ایست
دور تر ہست از خرد ہا آں رہِ پنہانِ تو
از حریم تو ازیں ہا ہیچ کس آگاہ نشد
ہر کہ آگاہ شد شد از احسانِ بے پایانِ تو
عاشقانِ روئے خود را ہر دو عالم مے دہی
ہر دو عالم ہیچ پیشِ دیدۂ غلمانِ تو"

یعنی اے وہ بابرکت ذات جس پر میرا سر میری جان میرا دل اور میرا ہر ذرہ قربان ہے۔ میرے دل پر اپنی رحمت سے اپنی معرفت کا دروازہ کھول دے۔ وہ فلسفی دیوانہ ہے جو تجھے عقل کے ذریعہ سے ڈھونڈتا ہے [illegible] پوشیدہ راستہ تو عقلوں سے بہت دور اور نظروں سے بہت مستور ہے اور تیری مقدس بارگاہ سے تو یہ سب لوگ بے خبر ہیں۔ تیرے دروازہ تک تیری مقدس بارگاہ سے آگاہ ہوتے ہوئے جب بھی کوئی شخص پہنچا ہے تو وہ صرف تیرے بے پایاں احسان کے نتیجہ میں پہنچا ہے تو بے شک اپنے چہرے کے عاشقوں کو دونوں جہاں بخش دیتا ہے مگر تیرے غلاموں کی نظر میں تو دونوں جہاں کی کوئی حقیقت نہیں ہے کیونکہ وہ تو صرف تیرے مونہہ کے بھوکے ہوتے ہیں۔

پھر فرماتے ہیں:-

"متاعِ مہرِ رخِ تو نہاں نہ خواہم داشت
کہ خفیہ داشتنِ عشقِ تو زندا ایست
برآں سرم کہ سر و جاں فدائے تو بکنم
کہ جاں سپار سپردن حقیقتِ یاری ست"

کہ اے خدا! میں تیری محبت کی دولت کو ہرگز نہیں چھپاؤں گا کیونکہ تیرے عشق کو مخفی رکھنا بھی ایک غداری ہے میں ہر وقت تیار ہوں کہ اپنی جان و دل تجھ پر قربان کر دوں کیونکہ جان کو یار کے سپرد کر دینا ہی اصل دوستی ہے

پس جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ یہ ایک نہایت درجہ روشن اور واضح حقیقت ہے کہ آپؑ کو اپنے بچپن کے زمانہ سے ہی اللہ تعالیٰ سے ایک خاص قسم کا لگاؤ اور محبت تھی ایک ایسا لگاؤ کہ جس کی مثال خدا تعالیٰ کے خاص قسم کے نیک اور برگزیدہ بندوں کے سوا اور کہیں بھی نظر نہیں آتی۔ پھر جوں جوں آپؑ کی عمر بڑھتی چلی گئی اس کے ساتھ ساتھ آپ کی یہ محبت الٰہی بھی ہمیشہ بڑھتی اور نمایاں ہوتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ آپ کی یہ محبت اپنے پیارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں فنا ہونے کی وجہ سے اپنے اس انتہائی اعلیٰ مقام تک پہنچ گئی کہ جہاں تک بسا اوقات انسانی خیال کی پرواز بھی ناممکن ہوتی ہے اور جس کو پوری طرح سمجھ کر الفاظ میں بیان کرنا اور اس رازِ محبت کو کھول کر دکھانا کسی انسان کے بس میں نہیں ہوتا۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ کے تمام اقوال و افعال حرکات و سکنات سے یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے قرب میں فنا فی اللہ کے اس انتہائی مقام تک پہنچ چکے تھے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کے سوا انسان کی اپنی ہر چیز فنا ہو جاتی ہے اور جو کچھ اس کے وجود سے ظاہر ہوتا ہے وہ صرف خدا تعالیٰ کا حسین اور پیارا چہرہ ہوتا ہے اور اگر ذرا غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو کہ انسانی پیدائش کی اصل غرض بھی یہی ہے اور اسی مقصد کی تکمیل کے لئے ہر انسان کو اس دنیا میں بھیجا جاتا ہے کہ اس کے وجود سے اللہ تعالیٰ کی ہستی دنیا میں ظاہر ہو مگر جہاں یہ ایک حقیقت ہے وہاں دوسری طرف اس امر میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ کوئی شخص اپنی زندگی کے اس حقیقی مقصد کو خدا تعالیٰ کی خاص مدد اور نصرت کے بغیر حاصل نہیں کر سکتا۔ کسی نے کیا ہی سچ کہا ہے

"ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ"

اس لئے آؤ ہم سب مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے ان نیک اور برگزیدہ بندوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی حقیقی توفیق عطا فرمائے اور اپنے قرب میں اعلیٰ مقامات سے نوازے اور ہم سب کا انجام بخیر ہو۔

آمین برحمتک یا
ارحم الراحمین۔

○

قرآن کریم اور موصی

"ہر وہ شخص جو موصی ہے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ قرآن کریم کی تفسیر پڑھنے کی کوشش کرتا رہتا ہو۔"

(خلیفۃ المسیح الثالث)

○

درخواست دعا

خاکسار کا بھتیجا چوہدری محمد صدیق ولد چوہدری نواب الدین صاحب کراچی میں سخت بیمار ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(حکیم عبدالواحد
واقف زندگی۔ کارکن دفتر
اصلاح و ارشاد (مقامی) ربوہ

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں چندہ دینے والے اصحاب

مبلغ ۳۰۰/- روپے یا اس سے زائد رقم تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں ادا کرنے والے مخلص حضرات کی قسط نمبر ۱۷ درج ذیل ہے۔ گیسٹ ہاؤس کی عمارت پر نصب ہونے والی سنگ مرمر کی یادگار تختیوں پر ایسے تمام حضرات کے اسماء گرامی کندہ کروائے جارہے ہیں۔ جو احباب اپنے یا اپنے والدین یا فوت شدہ عزیز و اقارب کے نام ان یادگار تختیوں پر محفوظ کروانا چاہتے ہوں ان کے لئے موقعہ ہے کہ مبلغ ۳۰۰/- روپے یا اس سے زائد رقم ادا کر کے اس کارِ خیر میں شامل ہوں اور آنے والی نسلوں کے لئے یادگار چھوڑ جائیں:۔

۱۔ چوہدری سلطان بخش صاحب اٹھوال مرحوم منجانب پسر چوہدری محمد اصغر صاحب اٹھوال بدین	۳۰۰۔۰۰
۲۔ والدہ مرحومہ حسین بی بی صاحبہ و اہلیہ سردار بی بی صاحبہ عیال غلام محمد صاحب سب برانچ انسپکٹر شیخ پور گجرات	۳۰۰۔۰۰
۳۔ حکیم سردار محمد صاحب مرحوم منجانب پسر ڈاکٹر سلیم احمد صاحب جلیل ڈگری تھرپارکر	۳۰۰۔۰۰
۴۔ رانا غلام مصطفےٰ خان صاحب چک ۸۸ ج ب فیصل آباد منجانب محمد خان صاحب مغربی جرمنی	۳۰۰۔۰۰
۵۔ جنت بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری رحمت علی صاحب چک ۸۸ ج ب فیصل آباد منجانب محمد افضل خان صاحب مغربی جرمنی	۳۰۰۔۰۰
۶۔ مکرم محمد شریف صاحب بٹ کراچی	۳۰۰۔۰۰

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء

۱۔ مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ہومیو گول بازار ربوہ	۶۰۔۰۰
۲۔ " عزیز اللہ صاحب طاہر " " "	۱۲۔۰۰
۳۔ " عبدالرفیق صاحب " " "	۶۵۔۰۰
۴۔ " نعیم الرحمٰن صاحب " " "	۲۵۔۰۰
۵۔ " مبشر احمد صاحب " " "	۱۰۔۰۰
۶۔ " انیس احمد صاحب " " "	۱۰۔۰۰
۷۔ " گلزار احمد صاحب ہیئر ڈریسر " "	۱۴۔۱۰
۸۔ " محمد اسماعیل صاحب بوٹ میکر " "	۱۴۔۵۶
۹۔ " خان محمد صاحب گوندل۔ گوندل کراکری سٹور " "	۵۳۔۰۰
۱۰۔ " بشیر احمد صاحب کریانہ مرچنٹ " "	۱۵۔۰۰
۱۱۔ " غلام نبی صاحب ملک کریانہ سٹور " "	۱۴۔۲۵
۱۲۔ " محمد اصغر صاحب شیزان " "	۱۳۔۰۰
۱۳۔ نصرت آرٹ پریس " "	۱۲۔۰۰
۱۴۔ مکرم خواجہ محمد شریف صاحب شریف ہوٹل " "	۲۵۔۵۰
۱۵۔ " بشیر احمد صاحب زاہد۔ زاہد کلاتھ سٹور " "	۴۸۔۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست دعا

عزیزم ملک شمیم احمد ابن مکرم ملک نسیم احمد صاحب ایڈووکیٹ ڈیرہ غازیخان (نواسہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ) نے امسال پنجاب یونیورسٹی میں B.S.C کا امتحان پاس کیا ہے۔ اس خوشی میں انہوں نے دو صد (۲۰۰/-) روپے مساجد فنڈ میں ادا فرمائے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو آئندہ بھی ایسی کامیابیوں سے نوازتا رہے آمین۔ دیگر طلباء اور طالبات بھی اپنی کامیابی پر مساجد فنڈ کا ضرور خیال رکھیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلانات نکاح

۱۔ مورخہ ۵ر مئی بروز جمعہ بعد نماز جمعہ مسجد نور راولپنڈی میں خاکسار نے محترم میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن صاحب مغل سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ راولپنڈی کی دو بچیوں عزیزہ بشریٰ متین صاحبہ اور عزیزہ رضیہ راشد مغل صاحبہ کے نکاحوں کا اعلان علی الترتیب مکرم راشد احمد اقبال صاحب مقیم مغربی جرمنی اور مکرم خالد محمود صاحب ایم۔ ایس سی مقیم سیرالیون کے ساتھ بیس بیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ دونوں عزیز محترم محمود احمد صاحب بدمی آف راولپنڈی کے فرزند اور محترم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بدمی مرحوم کے پوتے ہیں۔ اسی طرح دونوں بچیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں عبدالعزیز صاحب مغل رضی اللہ عنہ آف لاہور کی پوتیاں ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔

(محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مسجد نور مری روڈ راولپنڈی)

۲۔ میرے بیٹے عزیز عبدالجلیل ظفر کا نکاح مورخہ ۲۹ر اپریل ۷۸ء کو مکرم مولوی خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ نے مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں عزیزہ خاور رعنا بنت مکرم سید حسین شاہ صاحب مرحوم کے ہمراہ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ عزیز عبدالجلیل ظفر محترم میاں محمد یامین صاحب مرحوم تاجر کتب کا نواسہ ہے اور عزیزہ خاور رعنا محترم سید سردار حسین شاہ صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(خاکسار قریشی عبدالوحید گول بازار ربوہ)

ولادت

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم ملک نصیر احمد خان صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے بچے کا نام "کلیم احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود محترم شیخ ظہور الدین صاحب رضی اللہ عنہ دھرمکوٹی کا پوتا اور مکرم سلیم اللہ خان صاحب میرپور خاص سندھ کا نواسہ ہے۔

بزرگان اور احباب سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

(ملک یوسف سلیم شاہد ایم۔ اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

قابلِ تقلید نمونہ

عزیزم مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب سیکرٹری مال سیالکوٹ شہر اپنی دو صاحبزادیوں کی تعلیمی کامیابیوں پر شکرانہ کے طور پر یکصد روپیہ بھجواتے ہوئے قارئین کرام سے اس دعا کے متمنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بابرکت مستقبل سے نوازے اور ان کی نیک تمناؤں کو برلائے۔

دیگر والدین سے بھی درخواست ہے کہ وہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھیں:۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے اور تقریب تقسیم انعامات

امسال جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے بالترتیب اُردو، انگریزی اور عربی میں ۲-۳-۴ رمئی ۱۹۷۸ء بروز منگل، بدھ، جمعرات منعقد ہوئے۔

اُردو تقریری مقابلے کے منصفین مکرم مسعود احمد خان صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ، مکرم محمد سعید انصاری صاحب استاذ الجامعہ اور مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب استاذ الجامعہ تھے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق

اوّل	ضیاء اللہ مبشر	درجہ ثانیہ
دوم	منصور احمد مبشر	درجہ خامسہ
سوم	اخلاق احمد انجم	درجہ ثالثہ

اور حوصلہ افزائی کے انعام کے مستحق عبد العلیم احمد درجہ اولیٰ قرار پائے۔

انگریزی تقریری مقابلے میں منصفین مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب استاذ الجامعہ، مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر استاذ الجامعہ اور مکرم مبارک احمد صاحب ساقی تھے ان کے فیصلہ کے مطابق

اوّل	محمد علی کائرے (آف یوگنڈا)	درجہ خامسہ
دوم	یوسف خالد	فصل الخاص
سوم	احمد جبریل سعید (آف گھانا)	درجہ ثالثہ

اور حوصلہ افزائی کے انعام کے حقدار عبد الغفار (آف گھانا) فصل الخاص قرار پائے۔

عربی تقریری مقابلہ میں منصفین مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلادِ عربیہ، مکرم جلال الدین صاحب قمر اور مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب تھے منصفین کے فیصلہ کے مطابق [illegible]

اوّل	منصور احمد مبشر	درجہ خامسہ
دوم	محمد علی کائرے (آف یوگنڈا)	درجہ خامسہ
سوم	ملک محبوب احمد	درجہ ثالثہ

اور حوصلہ افزائی کے انعام کے حقدار حافظ برہان محمد درجہ اولیٰ قرار پائے۔

عربی تقریری مقابلہ کے معاً بعد جامعہ احمدیہ ربوہ کے ہال میں سالانہ تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی جس میں سال رواں میں ہونے والے علمی مقابلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ میں مہمانِ خصوصی محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اسی موقع پر آپ نے طلبہ سے ایک مختصر خطاب فرمایا جس میں جامعہ احمدیہ کی غرض وغایت اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور طلبہ کو نصیحت فرمائی کہ وہ پوری توجہ، کوشش اور ہمت سے اپنا نصاب پورا کرنے میں لگے رہیں اور نئے علوم سے بھی پوری طرح واقف ہوں۔

آخر میں محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے مہمانانِ کرام کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ میں معزز مہمانوں اور اساتذہ وطلباء جامعہ احمدیہ نے عشائیہ میں شرکت کی۔ بعد ازاں صدرِ مجلس نے دعا کرائی اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(الامین الجمعیۃ العلمیۃ بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

شکریہ احباب

میرے والد محترم قاضی عبد الحمید صاحب (برادر اصغر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری) ولد قاضی محمد حسین صاحب ۲۱-۲۲ راپریل ۱۹۷۸ء کی شب کو اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والد محترم کی وفات پر بہت سے بزرگوں، عزیزوں اور احباب نے گھر آکر اور خطوط کے ذریعہ تعزیت کا اظہار کیا جن کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ لیکن اپنی طرف سے اور والدہ محترمہ اور اپنے بہن بھائیوں کی طرف سے سب کا شکر گزار ہوں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے والد مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(قاضی عبد السمیع طارق ابن قاضی عبد الحمید صاحب قاضی فونٹین پین ورکشاپ نیلا گنبد لاہور)

ضروری تعلیم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے" (کشتی نوح صفحہ ۱۳)

اس ہدایت کی تعمیل اسی طرح ہو سکتی ہے کہ ہم پوری توجہ اور پورے ذوق وشوق سے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھیں اور اس کے مطالب سے آگاہی حاصل کر کے اپنی زندگی کو اس کی تعلیم کے مطابق ڈھالیں۔ انصار اللہ کے سہ ماہی امتحان آپ کے لئے یہ موقع فراہم کرتے ہیں کہ آپ قرآن کریم کو تھوڑا تھوڑا کر کے سیکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سہ ماہی دوم (اپریل تا جون) کا نصاب یہ ہے:-

(۱) ترجمہ پارہ ۱۸ ربع چہارم (۲) کتاب پیغامِ صلح
(۳) دس منتخب احادیث۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

اطفال کے مرکزی امتحانات ۲۶ رمئی بروز جمعہ منعقد ہو رہے ہیں [illegible]ین اضلاع، قائدین مجالس، مربیان کرام اصلاح وارشاد، معلمین وقفِ جدید اور صدران کرام جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ اس روز اپنے اپنے حلقہ میں تمام اطفال کو امتحانات میں شریک کرنے کے لئے اپنے بھرپور تعاون سے امداد فرمائیں۔ بہت سے اضلاع کے پرچے قائدین اضلاع کے مطالبہ پر قائد صاحب ضلع کو بھجوا دئے گئے ہیں مقررہ تاریخ تک قائدین خود پرچے پہنچائیں گے۔ باقی مجالس کو براہِ راست پرچے بھجوائے جا چکے ہیں۔ پرچے ۱۰ رجون تک مرکز میں بھجوا دئے جائیں تا نتیجہ سے مجالس کو جلد مطلع کیا جا سکے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار اور مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کی ہمشیرہ ۳۰ راپریل ۱۹۷۸ء اتوار کو رات ۱/۲ ۱۰ بجے لمبی بیماری کے بعد راولپنڈی میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت مرحومہ کی عمر تقریباً ۷۰ سال تھی۔

مرحومہ مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صحابی مرحوم کی بیٹی اور مکرم اے۔ ڈی حمید خان صاحب ریٹائرڈ ڈ. انسپکٹر آف ورکس ریلوے کی اہلیہ تھیں۔ چوہدری بدر دین صاحب لدھیانوی صحابی شہید راولپنڈی ان کے خسر تھے۔ اپنے پیچھے دو لڑکے اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ سوائے ایک بچی کے باقی سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(محمود احمد ناصر سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ راولپنڈی)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

زیرِ اہتمام خدام الاحمدیہ مرکزیہ

عنوان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ہجرت مدینہ تک۔

الفاظ۔ ۸ ہزار سے ۱ ہزار تک

آخری تاریخ۔ ۳۱ رجولائی ۱۹۷۸ء

انعام۔ ۳۰۰ روپے، ۲۰۰ روپے اور ایک سو روپیہ۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)